زندگی کے لیے مل جل کر اقدامات کریں، جسے گذشتہ دو ہزار سال میں کسی بھی دوسری قوم کی نسبت زیادہ مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ حتیٰ کہ بحیثیت قوم نابود ہونے کے قریب پہنچ گئی تھی۔

عبرانی بائبل اور قرآن کی بنیاد پر یہودیوں اور مسلمانوں کو مشرقِ وسطیٰ میں رہنے والے تمام عیسائی گروپوں کی آزادی کے لیے کام کرنا چاہیے۔ مختصر یہ کہ ان تینوں مذاہب کو ہندوستانی، چینی اور جاپانی روایات کے حامل لوگوں کے تعاون سے امن، انصاف، آزادی، انسانی وقار اور انسانی حقوق کے لیے کام کرنا چاہیے۔ (رپورٹ: چرچ ٹائمز)

مشرقِ وسطیٰ

"دیکھو! خدا یہودیوں کے لیے کیسے لڑتا ہے..."

مشرقِ وسطیٰ کی جنگ کے بعد عیسائی مبلغین نے، جو جنگ اور بائبل کی پیش گوئیوں کے درمیان تعلق ثابت کرنے کے لیے بے چین ہیں، امریکہ اور برطانیہ میں وسیع پیمانے پر پمفلٹ تقسیم کیے۔ امریکہ کی ایونجلسٹک آؤٹ ریچ ایسوسی ایشن (Evangelistic Outreach Association) کی جانب سے شائع کردہ ایک ایسے پمفلٹ میں کہا گیا ہے کہ "مسلمان یہودی نسل کو بحیرۂ روم میں دھکیل دینا چاہتے ہیں اور بیت المقدس کے گرجا گھر (Temple Mount) کو اپنے مذہب کے بانی محمدؐ کی پوجا کے لیے عبادت گاہ میں تبدیل کرنا چاہتے ہیں۔ بیت المقدس پر پوپ کی حریصانہ نظریں اس وقت سے گرمی ہیں جب اس نے قرونِ وسطیٰ میں مسلمانوں سے یہ علاقہ بزور بازو چھیننے کے لیے صلیبی جنگوں میں Knights Templar روانہ کیے تھے۔ دجّال پوپ چاہتا ہے کہ اپنی برائے نام مسیحیت کے مرکز ویٹیکن کو، جو ان دنوں روم (اٹلی) میں ہے، بیت المقدس میں منتقل کر دے۔ بائبل کی پیش گوئی ہے کہ دجّال ایسا کرے گا۔ (دانی ایل-۹:۲۷) (؟)

پمفلٹ میں مزید کہا گیا ہے۔ "دیکھو! خدا یہودیوں کے لیے کیسے لڑتا ہے... صدّام حسین اور اس کا ملک عراق (آج کا بابل) امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے "جراحتی ہوائی حملوں" سے ٹکڑے ٹکڑے کیا جا رہا ہے"۔ کیونکہ بیت المقدس میں کوہِ زیتون پر حضرت عیسیٰ کی بار دگر آمد سے پہلے صدّام حسین نے آخری ایّام میں خدا کے برگزیدہ لوگوں کو خراب کیا۔ (زکریاہ-۱۴:۴) یہی وہ چیز ہے جس کا ہم انتظار کرتے رہے ہیں۔ اور اب وہ آن پہنچی ہے۔ قُربِ آخرت پر گفتگو

کرنے والے جناب اسمتھ کا ایمان ہے کہ "دانی ایل کی کتاب میں پیش گوئی کے مطابق یہ تنازعہ ایک سات سالہ معاہدۂ امن کے ساتھ ختم ہوجائے گا۔ امکان اس بات کا ہے کہ معاہدہ اس وقت ٹوٹے گا جب اسرائیل اپنی حدود اُن علاقوں تک پھیلائے گا جن کا وعدہ یہود کے اجداد - ابراہیم، موسیٰ اور یشوع کے ساتھ کیا گیا تھا۔

ان علاقوں میں مصر کے کچھ حصے، لبنان، اُردن، نصف شام اور نصف عراق شامل ہیں۔ حزقی ایل - ۳۸ کی پیش گوئی کے مطابق مسیحی مبلغ کا یقین ہے کہ توسیع اسرائیل کے ساتھ سوویت یونین، جرمنی اور ایران اسرائیل کے خلاف چڑھائی کریں گے۔ تاہم یہ جنگ ایک نئے سات سالہ امن معاہدے کے ساتھ ختم ہوجائے گی۔ اور اس کے فوراً بعد اسرائیل کے توسیع پسندانہ مقاصد کے نتیجے میں سوویت یونین آدھمکے گا۔ اور اس کے ساتھ دوسرے ممالک بھی۔"

جناب اسمتھ کے بقول "واشنگٹن میں مشرق وسطیٰ کی جنگ کو امریکہ کے صدر بش کے پیش کردہ "نئے عالمی نظام" کے لیے ایک آزمائشی تجربے (Test Case) کی حیثیت سے لیا جارہا ہے۔ جناب اسمتھ کو مزید یقین ہے کہ "اس نئے عالمی نظام" کے تحت صدام حسین کے خلاف متحد فوجوں نے ایک ایسی نظیر قائم کردی ہے جسے بالاخر اسرائیل کے خلاف استعمال کیا جائے گا۔ اگر دنیا کویت جیسے ایک چھوٹے ملک کے خلاف چڑھائی کرنے پر عراق کے خلاف متحد ہوسکتی ہے، تو اسے اسرائیل کی توسیع پسندانہ کارروائیوں کے خلاف بھی اقدام کرنا پڑے گا۔"

جان وال وورڈ کی تالیف Armageddon, Oil and the Middle East Crisis (ہرمجدون، تیل اور مشرقِ وسطیٰ کا بحران) وسط دسمبر ۱۹۹۰ء سے اب تک ۱۵ لاکھ کی تعداد میں چھپ چکی ہے۔ یہ ۱۹۷۴ء کی اشاعت کی نظر ثانی شدہ شکل ہے۔ اسی طرح موڈی پریس کے زیر اہتمام موڈی بائبل انسٹی ٹیوٹس کے پروفیسر ایچ، سی، جیمز کی ۱۹۷۷ء کی کتاب Arabs, Oil and Energy (عرب، تیل اور توانائی)، نئے عنوان Arabs, oil and Armageddon (عرب، تیل اور ہرمجدون) کے تحت پچاس ہزار کی تعداد میں شائع ہوئی ہے۔ بازار میں موجود اس سلسلے کی ایک اور کتاب پیٹ رابرٹسن کی The New Millennium (نیا ہزار سالہ دور) ہے جسے اشاعتی ادارے Word نے شائع کیا ہے۔ سی بی ایس کے صحافی ڈیوڈ ڈولان کی کتاب Holy War for the Promised Land (ارضِ موعودہ کے لیے مقدس جنگ) اشاعتی ادارے تھامس نیلسن کی جانب سے جلد ہی شائع ہونے والی ہے۔

"امریکن ٹریکٹ سوسائٹی کے کارپردازوں کو یقین ہے کہ حالیہ جنگ سے تبلیغ کے بہترین

مواقع فراہم ہوئے ہیں۔ چنانچہ اس نے چارلس ایری کا کتابچہ Crisis in the Middle East (مشرق وسطیٰ کا بحران) شائع کیا ہے۔ سوسائٹی کے شعبۂ مطبوعات کے نائب صدر ڈوگ سالرز کا کہنا ہے کہ وہ جنگ جیسے سانحات کو "ناقبلِ تبلیغ واقعات" خیال کرتے ہیں جو لوگوں کو مقدّس تعلیمات سننے کے لیے تیار کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہی وہ چیز ہے جس کے لیے ہم زندہ ہیں۔ (رپورٹ: کرسچنٹی ٹوڈے)

خلیجی جنگ کے دوران میں اسلام کی "ذلّت اور زوال" کے لیے دعائیں

جیسے ہی خلیج میں جنگ کا آغاز ہوا، نیوزی لینڈ اور دنیا بھر میں عیسائیوں نے عالمی واقعات کے بارے میں اپنی دعاؤں اور مناجاتوں میں اضافہ کر دیا۔

نیوزی لینڈ کے اینگلیکن آرک بشپ برائین ڈیوس اور نیوزی لینڈ کی ایک مسیحی تنظیم Intercessors for New Zealand دعاؤں میں مصروف درجنوں افراد اور تنظیموں میں شامل تھے۔ عالمی سطح پر بڑے پیمانے پر شب بیداریوں اور دعائیہ سلسلوں کے پروگرام تشکیل دیے گئے، تاکہ اس بحران کے دوران میں عیسائی "دعاؤں کے ذریعے جنگ" جاری رکھ سکیں۔

نیوزی لینڈ کی اس تنظیم نے "خلیجی بحران، اسرائیل اور مشرقِ وسطیٰ" کے لیے کی جانے والی دعاؤں کے حوالے سے تجاویز پر مبنی ایک دس نکاتی فہرست شائع کی۔

نیوزی لینڈ کے ہفت روزہ "چیلنج" کے مطابق ان تجاویز میں "صدر بُش کی کامیابی، اسلام کی ذلّت اور زوال، مشرقِ وسطیٰ میں امن، اسرائیل کی روحانی اور مادی نجات نیز سعودی عرب اور دیگر عرب و مسلم اقوام میں مقدّس تعلیمات کے تیز تر پھیلاؤ کے لیے دعائیں شامل تھیں۔

Intercessors for New Zealand کے ڈائریکٹر برائین کاگلے کے مطابق دعائیں مانگتے ہوئے یہ انتہائی اہم بات پیشِ نظر رکھنے کی ضرورت ہے کہ ہم عام لوگوں اور ان کے پیچھے کارفرما بدی کی طاقتوں اور ان کے عمل میں فرق کرتے ہیں۔ ہمیں عوام سے اسی طرح محبت کرنی چاہیے جیسے حضرت یسوع کرتے ہیں۔"